سوال

(671) مولود شریف پر اصولی بحث

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولود شریف پر اصولی بحث

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولود شریف پر اصولی بحث

قائلین مولود رسمی سے ہم کو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ اس فعل کے جواز پر کوئی شرعی دلیل نہیں رکھتے نہ پیش کرتے ہیں گو مذہب تقلید میں کسی تقلید کا پیش کرنا ان کا حق بھی نہیں کیونکہ دلیل پیش کرنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں چنانچہ کتب اصول فقہ میں صاف صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ مقلد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے امام کا قول پیش کرے کسی مسئلہ پر از خود استدلال کرنا اس کا حق نہیں جیسا کہ مسلم الثبوت کے الفاظ یہ ہیں۔

اما المقلد فمستندہ قول مجتھدہ لاظنہ

مقلد کا اعتماد اپنے امام کے قول پر ہے نہ اپنے ظن پر تاہم بعض دفعہ ہمارے احناف دوست اپنے کسی نہ کسی مسئلہ پر دلیل لایا کرتے ہیں چنانچہ اہلحدیث مورخہ 20 ربیع اول مطابق چار جنوری ۱۹۱۸ء میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کی سرخی تھی مولود شریف کا ثبوت بطرز عجیب اس میں رسالہ شمس العلوم بدایوں کے ایک مضمون کا جواب دیا گیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ علم اصول فقہ کا مسئلہ ہے کہ افعال اصل میں جائز ہے جب تک کوئی دلیل اس کے برخلاف نہ ہو اس کا جواب دیا گیا تھا کہ یہ اصول ایشیاء کے متعلق ہے افعال شرعیہ کے متعلق نہیں جس پر ثواب کی امید کی جائے کیونکہ اگر اس اصول کو ایسا جاری کیا جائے تو کوئی فعل بدعت نہ رہ سکے گا ہر ایک بدعتی اپنی بدعت پر اسی مسئلہ اصولی سے استدلال کرے گا۔

اس تقریر پر ایک اعتراضی مضمون آیا ہے جس کا خلاصہ دو لفظوں میں ہے کہ کسی اصول کو اشیاء سے مخصوص کرنا کس کتاب میں لکھا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ہم اس صول کی پوری وضاحت کتب اصول فقہ سے دکھا دیں علم اصول کی مسلمہ درسی کتاب مسلم الثبوت میں مرقوم ہے کہ سوا ان افعال کے جو شرع کی طرف سے فرض ہیں۔

ان الاصل الافعال الاباحۃکما ہو مختار اکثر لحنفیہ والشافعیہ اوالحظر کما ذہب الیہ غیرہم (باب الحکم)

واجب سنت مستحب یا حرام مکروہ وغیرہ میں باقی افعال میں اختلاف ہے اکثر حنیفہ اور شافعیہ کے نزدیک وہ افعال مباح ہیں اور دیگر علماء کے نزدیک تاوقتیکہ شرح اجازت زوے تمام ایسے افعال حرام ہیں ہم نے ان افعال کی بابت لکھا تھا کہ کھانے پینے کے متعلق ہیں جس پر ہمارے دوست کا سوال پیدا ہوا ہے ہمارے خیال میں اس اعتراض کے دفعیہ کی کوئی اہم ضرورت نہیں کیونکہ یہ اصول اشیاء خوردنی سے متعلق ہو یا افعال کے بہر حال دیکھنا یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا مطلب کیا ہے تاہم میں اپنے دوست کو شرح مسلم خیر آبادی 90 دیکھنے کی تکلیف دیتا ہوں جہاں یہ لفظ ہیں۔

فحینئذلاید من القول بتحریم الاشیاء کلھا

مگر چونکہ میں اس بحث کے اس حصہ کی زیادہ اہمیت نہیں سمجھتا اس لئے میں نفس مضمون پر آتا ہوں اور اپنے مخاطب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ جی کھول کر اسی مسئلہ پر نہیں جس مسئلہ پر چاہیں بپابندی علوم عقیلہ ونقیلہ رسالہ شمس العلوم اور اہلحدیث میں ہم سے روے سخن کر سکتے ہیں ہمارے خیال میں اہل علم کو ان علوم کی قدر کرنی چاہیئے یہ علوم دراصل خادمان شر یعت میں ہیں مگر جن لوگوں نے محنت سے ان علوم کو حاصل نہیں کیا وہ کسی خاص فرقے سے تعلق نہیں رکھتے ہوں ان علوم سے تنفر ہیں لیکن ان لوگوں کے تنفر کی وجہ ان کی بے خیری ہے ادر بس

التیاروالتی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو افعال متعلق کھانے پینے کے ہوں یا کسی حرکت وسکون کے ہوں جن کی بابت شریعت میں حکم یا منع نہیں آیا وہ اکثر حنفیہ کے نزدیک مباح ہیں جس کی مثال ہم نے دی تھی۔

کہ شغلم کھانے کی بابت کوئی حکم یا منع نہیں اس لئے اس کا کھانا مباح ہے اب دوسری مثال نقل کرتے ہیں کہ صبح وشام سیر کرنے کی بابت حکم یا منع نہیں اس لئے مباح ہے لیکن یہ اصول ان افعال سے متعلق نہیں ہوگا

جن پر فاعل کسی قسم کا ثواب مدنظر رکھے اس کا ثبوت شرع سے ملنا چاہیے اب ہم اس اصول کا دوسرا پہلو دکھاتے ہیں ہمارے دوست اور مدراس کے عام طلباء اس اصول کا ہی پہلو دیکھے ہوئے ہیں اس لئے اسی کو صحیح جان کر ہمیشہ اسی کو پش کرتے ہیں لہذا دوسرا پہلو بھی روشن کرنا ضروری ہے جس سے تمام جھگڑے ہی مٹ جائیں کشف الابھم شرح مسلم لکھا ہے

والصحیح ان الاصل فی الافعال التحریم وہو مذہب علی وائمۃ من اہل البیت ومذہب الکوفین منہم ابو حنیفۃ وفی التفسیر الاحمدي الاصل عند الجمہور الحرمۃ وایضا فیہ وعند الشافعی الاصل ہو الحرمۃ فی کل حال وفی الاشباہ نسبھا والشافعیۃ الی ابی حنیفۃ (٧٤)

یعنی صحیح مذہب یہ ہے کہ افعال میں حرمت ہے اور حضرت علی اور ائمہ اہل بیت کوفی علماء کا یہی مذہب ہے۔

انھی میں سے امام ابو حنفیہ ہیں تفسیر احمدی میں مذکورہ ہے کہ جمہور کے نزدیک افعال میں حرمت ہے اسی میں مذکورہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی افعال میں حرمت ہے اور کتاب ابشاہ میں مذکورہ ہے کہ کتاب اشباہ میں مذکورہ ہے کہ شافیہ نے اس مذہب کو امام ابو حنفیہ کی طرف نسبت کیا ہے

اس اصول سے مطلع بالکل صاف ہوگیا۔ کہ کوئی فعل بھی تاوقتیکہ شرح شریف سے اس کا ثبوت نہ ہو جائز نہیں ہے۔

چونکہ اسی اصولی مسیلہ میں اختلاف ہے اس کے فیصلے کےلئے ایک اور قانون ہے جو صاحب رد المختار شامی کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے

اذاتردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ (جلد اول مصري ص ٤٥-)

یعنی جب کسی حکم کی سنیت اوربدعت میں اختلاف ہوتواحتیاطااس فعل کاترک کردینا راجح اور ادلے ہے پس اصول اول کے لحاظ سے مولودرسمی کے کارثواب ہونے کا ثبوت بذمہ فاعلین ہے۔ اوراصول دوم کی بناپر اس کے جواز ثبوت بھی نہیں مل سکتا ہمارے مخاطب کو یادرکھنا چاہیئے کہ امام ابوحنفیہ کس طرف ہیں گوحسب روایت صاحب مسلم اکثر حنفیہ کا مذہب اول ہے۔ مگر حسب روایت کشف البہم امام ابوحنفیہ صاحب کا مذہب ان کے برخلاف حرمت کا ہے۔ پس ہمارے مخاطب کا بحیثیت حنفی ہونے کے وہی مذہب ہونا چاہیئے جس کا نقشہ امیر خسرومرحوم نے یوں بتایا ہے۔

بے چارہ خسروختہ راخون رنحیتن فرمودہ اند

عالم بمنت یک طرف آن شوخ تنہایک طرف

اور آخری فیصلہ کی بناپر رسمی مولودکانہ کرنا کرنے سے اچھا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص698

محدث فتویٰ